سوال

(109) تسبیح کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے بعد اذکارِ مسنونہ کرنے کے لیے تسبیح کا استعمال شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے، ہمارے ہاں کچھ حضرات اسے بدعت کہتے ہیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کے بعد جو اذکار کیے جاتے ہیں، ان کی تعداد اتنی زیادہ نہیں کہ تسبیح کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑے، زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کو تینتیس (۳۳) مرتبہ پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے، ہاتھ کی گرہوں پر آسانی سے اس عمل کو کیا جا سکتا ہے تاہم اگر کسی کی یاداشت کمزور ہے تو تسبیح استعمال کرنے میں چنداں حرج بھی نہیں۔

بہر حال جواز کی حد تک اس کے استعمال کو گوارا کیا جا سکتا ہے لیکن اسے بدعت کہنا سینہ زوری ہے۔ افضل یہ ہے کہ اس قسم کے اذکار مسنونہ کو انگلیوں اور ان کے پوروں پر کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’انگلیوں کے پوروں کے ساتھ گرہ لگاؤ کیونکہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا۔‘‘ [1]

ہاتھ میں تسبیح پکڑنے کی صورت میں ریاکاری کا بھی اندیشہ ہے، اس کے علاوہ تسبیح کے ساتھ ذکر کرنے والا اکثر و بیشتر حضور قلب سے کام نہیں لیتا جو ذکر کی روح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف وہ تسبیح پھیر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف دائیں بائیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ہم نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو ہاتھ سے تسبیح کرتے وقت زبان سے باتوں میں مصروف رہتے ہیں۔

لہٰذا ہمارے نزدیک افضل اور بہتر ہے کہ تسبیح کے بجائے انگلیوں اور ان کے پوروں پر ذکر کیا جائے۔ چونکہ تسبیح کا استعمال سہولت کے پیش نظر ہوتا ہے، اس کا تعلق قطعی طور پر عبادت سے نہیں لہٰذا اسے بدعت کہنے سے اجتناب کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص ۳۷۱، ج ۶۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:131

محدث فتویٰ